تمام مادی رکاوٹیں پگھل جاتی ہیں اور ۱۹۶۵ء جیسے نازک وقت میں ایک انڈونیشی اور پاکستانی مسلمان ایک جان دو قالب بن جاتا ہے۔ جو آنکھیں استعمار کے اس بدترین دشمن کی چمک دمک سے چندیا گئی ہیں آج ان میں اپنے اس بطل جلیل کے لئے ایک آنسو بھی نہیں ہے۔ مگر امریکہ اور یورپ سے معمولی نفرت رکھنے والا ہر مسلمان ہر ایشیائی ہر حریت پسند ہر سامراج دشمن سوئیکارنو پہ نوحہ کناں ہے۔

جون کے آخری ہفتہ لاہور میں جمعیۃ العلماء اسلام کے زیر اہتمام آئینِ شریعت کانفرنس کا اتنے عظیم اور منظم پیمانے پر انعقاد اس ملک کی علمی و دینی تاریخ میں ایک مثالی واقعہ ہے اور جمعیۃ العلماء اسلام کے اکابر بجا طور پر اسلامی قوت و شوکت کے اس شاندار مظاہرہ پر تحسین و تبریک کے مستحق ہیں۔ جھلسنے والی شدید گرمی میں اتنے بڑے پیمانہ پر ملک کے دور دراز گوشوں سے دین کے طلبگاروں اور اسلام کے مجاہدوں کا آئینِ شریعت کے نام پر لبیک کہنا اور بے سروسامانی کے عالم میں اس جوش، عزم، اخلاص اور نظم و ضبط کے ساتھ لاہور میں جمع ہو جانا اس ملک کے دینی مستقبل کے لئے تائید غیبی سے کم نہیں۔ بیشک اس کانفرنس اور اس کے جلوس نے اس ملک میں علماء کی قوت کا سکہ بٹھا دیا ہے اور یہ حقیقت ایک بار پھر ابھر کر سامنے آگئی ہے۔ کہ یہاں کے عوام پاکستان میں اسلامی نظام کے سوا کوئی آئین، نظریہ اور کوئی ازم قبول نہیں کر سکیں گے۔ علماء، آئمہ، خطباء اور عام مسلمانوں کی یہ عظیم طاقت ہر اس شخص کے لئے ایک للکار ہے۔ جو اس ملک میں کسی غیر اسلامی نظام کے قوانین دیکھ رہا ہے۔ یہ ایک چیلنج ہے ان اغراض پسندوں کیلئے جو آج سیاست کی خاطر اپنے کفریہ عزائم پہ اسلام کا خول چڑھانا چاہتے ہیں۔ باطل کی ان تمام قوتوں کو جلد یا بدیر وسائل اور اسباب سے یکسر محروم مگر اللہ کے ہاں پسندیدہ اور محبوب طبقہ "علماء کرام" اور متلاشیانِ شریعت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جن کی ظاہری یا باطنی تمام سازشیں اس ملک میں شریعتِ محمدی کے پروان نہ چڑھ سکنے کے گرد گھومتی رہتی ہیں۔ اس کانفرنس سے چند باتوں میں تو پورے ملک کے مسلمانوں کی ترجمانی کی ایک تو آئینِ شریعت کی ترجمانی اور دوسری بات یہ کہ مغربی سامراج عالمِ اسلام کا اوّلین و بدترین دشمن ہے۔ اور ہماری تمام داخلی و خارجی پریشانیوں کا بنیادی سبب مسلمانوں کا ابدی و ازلی دشمن یورپ ہے۔ تیسری حقیقت یہ سامنے آئی کہ پاکستان [illegible] بھی عالم

انشاء اللہ سوشلزم، کیمونزم یا کسی دوسرے لادینی نظام کی لعنت ایک لمحہ کیلئے گوارا نہیں کرسکے گا۔ اور آج اگر وہ ایک محاذ پر مصروف جنگ ہے تو کل اس سے زیادہ مقابلہ دوسرے محاذوں پر بھی ہونے والا ہے۔ امید ہے آئین شریعت چاہنے والے موجودہ کامیابی پر قناعت کرنے کی بجائے اپنی جدوجہد کو تیز تر رکھیں گے۔ کثرت پر عجب سے بچنا چاہیئے۔ ویوم حنین اذا عجبتکم کثرتکم۔ میں ہمارے لئے سبق ہے۔ اس طاقت اور قوت کو اور منظم اور مستحکم کرنا چاہیئے شریعت اسلامیہ کے مطالبہ کی اس وسعت و گہرائی کا۔ یہ تاثر اور بھی گہرا ہونا چاہیئے اور دینی و علمی شیرازوں کو بھی مجتمع کرنے کی فکر رہنی چاہیئے جب تک کہ آخری منزل تک رسائی نہ ہو۔ ولتکون کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا۔

دیگر اسلامی ممالک کیطرح افغانستان بھی خارجی اثرات کی وجہ سے بے حیائی، بے پردگی اور آزاد خیالی کی لپیٹ میں ہے۔ شہروں سے تو جبراً بے پردگی پھیلانے کی خبریں آرہی ہیں۔ اور اب غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ وہاں کے علماء کرام اپنی دینی مسئولیت اور جذبۂ اعلاء حق و انکار منکر کی بناء پر اس برائی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور بہت سے اپنے اسلاف کی سنت کے مطابق ظلم وستم کا نشانہ بھی بن رہے ہیں۔ بھلائی اور برائی کی آویزش ہماری تاریخ کا ایک مسلسل اور مربوط باب ہے۔ مگر افسوس کہ کچھ تو وہاں کے شخصی نظام مملکت کی گرفت اور کچھ علماء کی سرد مہری اور سیاسی شعور اور احساس فریضہ کی کمی کی وجہ سے اب تک منکرات کا اتنا مقابلہ نہیں ہوسکا جتنا چاہیئے تھا۔ ورنہ اس ملک میں بے حیائی کی ترویج اور روسی اثر و نفوذ کی نوبت یہاں تک نہ پہنچتی جہاں ایک تصویر ہی امان اللہ خان جیسے مقبول بادشاہ کی معزولی کا سبب بنی۔

آج افغانستان کی نوجوان پود ایک طرف مغرب کی سحر طرازیوں اور مادیت کی زد میں ہے دوسری طرف روسی دہریت والحاد کا عفریت اسے ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ ان خرابیوں کی اصلاح کے لئے جہاں علماء کرام کو منظم اور بھرپور جدوجہد کی ضرورت ہے وہاں ملک کے برسر اقتدار باوقار اور معزز گھرانے کو اپنے دیندار، غیرتمند اور حساس مسلمانوں کی دینی تمدنی روایات اور سنہری تہذیب کو بچانے کی فکر کرنی چاہیئے۔ ترقی کے نام سے جو راستہ مسلمان ممالک اور اقوام اپنا رہے ہیں اس کا انجام بہرحال تباہی اور بربادی ہے۔